عقیدۂ حیاتِ مسیح علیہ السلام اسلام کے اہم ترین عقائد میں سے ہے، جس پر تمام اہلِ اسلام کا اجماع رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے اور وہ قربِ قیامت دوبارہ زمین پر نزول فرمائیں گے۔ یہ عقیدہ قرآنِ کریم، احادیثِ متواترہ اور امتِ مسلمہ کے اجماع سے ثابت ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی مسیح ہونے کا دعویدار ہے۔

عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام اور قادیانیت

جلد اول رسالہ نمبر 2

مفتی سید مبشر رضا قادری

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم و جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ


+923247448814

عقیدہ حیاتِ مسیح علیہ السلام تعارف و اہمیت

عقیدہ حیاتِ مسیح علیہ السلام کا تعارف

عقیدۂ حیاتِ مسیح علیہ السلام اسلام کے اہم ترین عقائد میں سے ہے، جس پر تمام اہلِ اسلام کا اجماع رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا ہے اور وہ قربِ قیامت دوبارہ زمین پر نزول فرمائیں گے۔ یہ عقیدہ قرآنِ کریم، احادیثِ متواترہ اور امتِ مسلمہ کے اجماع سے ثابت ہے۔

لیکن قادیانی گروہ نے اپنے باطل نظریات کو فروغ دینے کے لیے اس عقیدے کو بھی مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کے دعوے کو تقویت دینے کے لیے یہ گھناونا نظریہ پیش کیا کہ:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور ان کی قبر چار مختلف مقامات پر ہے اور جس مسیح ابن مریم کا مسلمان انتظار کر رہے ہیں وہ مسیح موعود میں ہوں۔"

یہ رسالہ تین بنیادی پہلوؤں پر روشنی ڈالے گا:

(1) قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزولِ مسیح۔

(2) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی توہین۔

(3) مرزا قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے دعوے کی حقیقت۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رسالے کو حق کی نشر و اشاعت کا ذریعہ بنائے اور قادیانی فتنے سے امتِ مسلمہ کو محفوظ رکھے۔ آمین!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کا اسلامی عقیدہ اور قادیانیت کی تحریفات

اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، آسمان پر اٹھائے گئے ہیں،

اور قیامت سے پہلے نازل ہوں گے۔

اسلام کے اجماعی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے شر سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ وہ قربِ قیامت دوبارہ زمین پر نازل ہوں گے، دجال کو قتل کریں گے، اسلام کی حکومت قائم کریں گے، اور ساری دنیا میں عدل و انصاف پھیلائیں گے۔ ان کی موت طبیعی طور پر (نزول کے بعد) واقع ہوگی۔

قرآنی آیات جو حیاتِ مسیح پر دلالت کرتی ہیں

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۔ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے ان کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا اور وہ جو اس کے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(النساء 157،158)

یہودی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو صلیب دینا چاہتے تھے مگر اللہ پاک نے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف زندہ اٹھالیا۔

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

ترجمہ کنزالایمان: یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا۔

(آل عمران 55)

"متوفیک" کا مطلب یہاں موت نہیں، بلکہ "پورا لینا" ہے، یعنی اللہ نے انہیں یہودیوں کے شر سے پورا پورا بچا کر زندہ حالت میں اپنی طرف اٹھالیا۔

احادیثِ متواترہ سے ثبوت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ، يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ »دنیا و ما فیھا« سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو »وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا« ”اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔“

(صحیح بخاری 3448)

دیگر حوالہ جات: بخاری 3448،2476،2222، مسلم 391،389، ترمذی 2233، ابن ماجہ 4078، معجم صغیر طبرانی 755،836،

قادیانیت کا باطل عقیدہ

مرزا غلام قادیانی نے دعویٰ کیا کہ جس حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا مسلمان انتظار کر رہے ہیں اور جن کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے کہ قرب قیامت میں وہ زندہ آسمان سے نزول فرمائیں گے وہ مسیح موعود درحقیقت میں ہوں اور جس مسیح ابن مریم کا مسلمان انتظار کر رہے ہیں وہ فوت ہو چکے ہیں لہذا اب کسی مسیح نے آسمان سے نزول نہیں کرنا۔ نیز حضرت عیسیٰ و امام مہدی ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں اس طرح مسیح بھی میں ہی ہوں اور امام مہدی بھی میں ہی ہوں۔

مرزا کے اس دعوے کے پیچھے مقصد کیا تھا؟

اپنے نبوت، مسیحیت، مہدیت کے جھوٹے دعووں کو چھپانے کے لیے مرزا قادیانی نے اصلی مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات کا اعلان کیا اور ان کی قبر کشمیر محلہ خانیار میں ہونا بتایا۔ اس طرح مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو "مسیح موعود" ثابت کر کے قادیانیوں کو اپنا پیروکار بنایا۔ قرآن و حدیث کے واضح دلائل کے سامنے قادیانیت کی تحریفات بے وزن ہیں۔

مرزا قادیانی حیات مسیح کا قائل تھا

یاد رکھیں کہ مرزا قادیانی اپنے ابتدائی عمر کے 52 سال تک مسلمانوں والے عقیدہ یعنی حیات مسیح علیہ السلام کا قائل رہا اور قرآن کی آیات لکھ لکھ کر ثابت کیا کرتا تھا کہ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں اور قرب قیامت میں زندہ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

> هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (الصف 9) یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

(روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593، براہین احمدیہ الہامی کتاب)

> عسٰی ربکم ان یرحم علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکافرین حصیرا۔ خدائے تعالیٰ کا ارادہ

اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے۔تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا۔ اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔

(روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 601،602، براہین احمدیہ الہامی کتاب)

مرزا قادیانی کی تحریف قرآن

مرزا قادیانی نے ایک تو قرآن کی آیت لکھ کر اس سے نتیجہ یہ اخذ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی دوبارہ آسمان سے نزول کریں گے۔ دوم یہ کہ سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 8 میں علیکم کے لفظ کا اضافہ کر دیا ہے۔ اور قرآن کی آیات میں کمی و بیشی کرنے کے بارے میں مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ ایسا انسان ملحد اور کافر ہوتا ہے (روحانی خزائن جلد 7، صفحہ 197) حوالہ کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہ رہی اصل قرآنی آیت:

عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يَرْحَمَكُمْ ۚ وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا ۘ

وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ﴿اسراء 8﴾

ترجمہ کنزالایمان: قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے اور اگر تم پھر شرارت کرو تو ہم پھر عذاب کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے۔

کتاب براہین احمدیہ من جانب اللّٰہ

مرزا قادیانی نے یہ جو براہین احمدیہ کتاب میں نزول مسیح کا عقیدہ بیان کیا ہے اسی کتاب کے متعلق لکھا ہے کہ یہ کتاب اللہ نے مجھے الہام کی ہے یہ کتاب میں نے اپنی جانب سے نہیں لکھی۔

کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے۔

(روحانی خزائن جلد 5، صفحہ 657)

توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اختصار کے پیش نظر ہم چند حوالہ جات دے رہے ہیں اور ان کی مکمل عبارات کے اصل سکین رسالہ کے آخر میں لگا رہے ہیں تا کہ آپ دیکھ سکیں کے مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو مسیح بنانے کے لیے اللہ کے سچے مسیح ابن مریم علیہ السلام کی ایسی ایسی گستاخیاں کی ہیں کہ ایک مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں اور نانیاں زانی تھیں (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن جلد 11، صفحہ 291)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پاگل اور مجنون تھے (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن جلد 11، صفحہ 290)

(روحانی خزائن جلد 9، صفحہ 484)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرابی اور زانیہ عورت کے قریب تھے (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 220)

(روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 435)

(روحانی خزائن جلد 9، صفحہ 387)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام چور تھے۔ (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن جلد 11، صفحہ 290)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دنیا کو فتنہ سے بھر دیا تھا۔ (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 235)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر

مرزا قادیانی کذاب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دجل وفریب کے ذریعے پہلے مارا پھران کی فرضی چار مقامات پر قبریں بھی کھود ڈالیں یہ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

قبر بلاد شام میں

(روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 296)

قبر بلدہ قدس یرشلم میں

(روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 299)

قبر گلگت میں

(روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 55)

قبر کشمیر میں

(روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 351)

موسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں

مرزا قادیانی کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 69،68)

روحانی خزائن جلد ۱ — ۵۹۳ — براہین احمدیہ حصہ چہارم

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ [1] یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور

روحانی خزائن جلد ۱ — ۶۰۱ — براہین احمدیہ حصہ چہارم

فرمایا۔ عسٰی ربکم ان یرحم علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم للکافرین حصیرا۔ خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بیّنہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے۔ تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدّت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور

روحانی خزائن جلد ۱ — ۶۰۲ — براہین احمدیہ حصہ چہارم

سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلّی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔ اور یہ زمانہ اس زمانہ کے

اشتہار

کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے جس کے ساتھ

المشتہر

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ ملک پنجاب (بیس ہزار اشتہار چھاپے گئے)

چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شُعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور مُلحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط

التخلف فيما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بوحى من الله تعالى مؤكّدًا بقسمه؟ والقَسم يدل على أن الخبر محمول على الظاهر لا تأويل فيه ولا استثناء، وإلا فأى فائدة كانت فى ذكر القَسم؟ فتدبَّرْ كالمفتّشين المحقّقين. وأما تطبيق هٰذين الحديثين فلا يمكن إلا بعد تأويل

(بقیہ حاشیہ)

بوحى من الله تعالى مؤكّدًا بقسمه؟ والقَسم يدل على أن الخبر محمول على الظاهر لا تأويل فيه ولا استثناء، وإلا فأى فائدة كانت فى ذكر القَسم؟ فتدبَّرْ كالمفتّشين المحقّقين. وأما

حلف ہو۔ اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے ورنہ قسم میں کون سا فائدہ ہے۔ پس محققوں اور تفتیش کرنے والوں کی طرح خوب سوچ سمجھ لے اور ان دو حدیثوں میں

روحانی خزائن جلد ۸ ۲۹۶ اتمام الحجۃ

حضرت عیسیٰ بھی وفات پا گئے ہیں۔اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے اور

روحانی خزائن جلد ۸ ۲۹۹ اتمام الحجۃ

ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں
تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور
اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے
اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں۔اور بنی اسرائیل کے
عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا اور اس کو اورشلم بھی کہتے ہیں۔اور حضرت عیسیٰ کے فوت ہونے
کے بعد اس شہر کا نام ایلیاء رکھا گیا اور پھر فتوح اسلامیہ کے بعد اس وقت تک اس شہر کا نام

روحانی خزائن جلد ۱۵ ۵۵ مسیح ہندوستان میں

کہ دونوں موقعوں میں سری کا لفظ موجود ہے۔یعنی جہاں حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر کھینچے
گئے اس مقام کا نام بھی گلگت یعنی سری ہے اور جہاں انیسویں صدی کے اخیر میں حضرت مسیح
علیہ السلام کی قبر ثابت ہوئی اس مقام کا نام بھی گلگت یعنی سری ہے۔اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۳۵۱ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

میرے پر انجیل نازل ہوئی ہے۔پس کچھ شک نہیں کہ یہ قبر جو کشمیر میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی قبر ہے۔اور جو لوگ اُن کو آسمان میں بٹھاتے ہیں اُن کو واضح رہے کہ وہ کشمیر میں یعنی سری نگر
محلّہ خانیار میں سوئے ہوئے ہیں۔جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اصحابِ کہف کو مدّت تک چھپایا تھا

کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہوتو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے **خون** سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

اور [illegible] بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی طیّار ہو گئے تھے۔

آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرامکار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام

بیداری کا ایک واقعہ ہے☆ اور صرع وغیرہ کے لحوق کا نتیجہ نہیں مگر ثبوت میں معتبر گواہ پیش کرنے چاہئیں جو رویت کی گواہی دیتے ہوں اور معلوم ہوتا ہے کہ کبوتر کا اترنا اور یہ کہنا کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے درحقیقت یہ بھی ایک مرگی کا دورہ تھا جس کے ساتھ ایسے تخیلات پیدا ہوئے بات یہ ہے کہ کبوتر کا رنگ سفید ہوتا ہے اور بلغم کا رنگ بھی سفید ہوتا ہے اور مرگی کا مادہ بلغم ہی ہوتا ہے سو بلغم کبوتر کی شکل پر نظر آ گئی اور یہ جو کہا کہ تو میرا بیٹا ہے۔ اس میں بھید یہ ہے کہ درحقیقت مصروع مرگی کا بیٹا ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے مرگی کو فن طبابت میں ام الصبیان کہتے ہیں یعنی بچوں کی ماں۔ اور ایک مرتبہ یسوع کے چاروں حقیقی بھائیوں نے اس وقت کی گورنمنٹ میں درخواست بھی دی تھی کہ یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے اس کا کوئی بندوبست کیا جاوے یعنی عدالت کے جیل خانہ میں داخل کیا جاوے تا کہ وہاں کے دستور کے موافق اس کا علاج ہو تو یہ درخواست بھی صریح اس بات پر دلیل ہے کہ یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔ منہ

☆ سوال یہ ہے کہ شیطان کو کس کس نے یسوع کے ساتھ دیکھا۔

انسان جب حیا اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے۔ لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰی نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سُنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیٰی کا نام حَصُور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصّے اِس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ اور پھر یہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے یحیٰی کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنّا کہتے ہیں جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور اُن کے خاص مُریدوں میں داخل ہوئے تھے۔ اور یہ بات حضرت یحیٰی کی فضیلت کو بداہت ثابت کرتی ہے کیونکہ بمقابل اس کے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ یحیٰی نے بھی کسی کے ہاتھ پر توبہ کی تھی۔ پس اُس کا معصوم ہونا بدیہی امر ہے اور مسلمانوں میں یہ جو مشہور ہے کہ

کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر مَیں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو مَیں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔

پس اس طرح جب مَیں نے خدا پر توکّل کی تو خدا نے مجھے ان خبیث چیزوں کا محتاج نہیں کیا اور بارہا جب مجھے غلبہ مرض کا ہوا تو خدا نے فرمایا کہ دیکھ مَیں نے تجھے شفا دیدی تب اسی وقت مجھے آرام ہوگیا۔ انہیں باتوں سے مَیں جانتا ہوں کہ ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے☆۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نہ اُس نے رُوح پیدا کی اور نہ ذرّات اجسام۔ وہ خدا سے غافل ہیں۔ ہم ہر روز اُس کی نئی پیدائش دیکھتے ہیں اور ترقیات سے نئی

بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولّد سے پہلے پوری ہوگئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

اگر کوئی بادشاہ یا امیر نہیں تو کوئی چھوٹا سا نواب ہی پیش کر دو **اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے** پس یہ عذاب بھی جہنم کے عذاب سے کچھ کم نہیں کہ آپ ہی بات کو اٹھا کر پھر آپ ہی ملزم ہو گئے۔ **شاباش! شاباش! شاباش! خوب پادری ہو۔**

مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ **ایک کھاؤ پیو۔ شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار۔ متکبر۔ خود بین۔ خدائی کا دعویٰ** کرنے والا۔ مگر اس سے پہلے اور بھی کئی خدائی کا دعوے کرنے والے گذر چکے ہیں ایک مصر میں ہی موجود تھا۔ دعووں کو الگ کر کے کوئی **اخلاقی حالت** جو فی الحقیقت ثابت ہو ذرا پیش تو کرو تا حقیقت معلوم ہو۔ کسی کی محض باتیں ان کے اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتیں۔ آپ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ مرتد جو خود خونی اور اپنے کام سے سزا کے لائق ٹھہر چکے تھے

کروڑ اور ملا دے کیونکہ آسمان پر چڑھتے ہوئے تو کسی نے نہیں دیکھا تھا وہی مقولہ تھا کہ پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند۔ مگر اب تو ساری دنیا فرشتوں کے ساتھ اترتے دیکھے گی اور پادری لوگ آ کر مولویوں کا گلا پکڑ لیں گے کہ کیا ہم کہتے تھے یا نہیں کہ یہی خدا ہے۔ اس منحوس دن میں اسلام کا کیا حال ہوگا۔ کیا اسلام دنیا میں ہوگا؟ **لعنت اللّٰہ علی الکاذبین**۔ جو شخص کشمیر سری نگر محلّہ خان یار میں مدفون ہے اس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا۔ کس قدر ظلم ہے۔ خدا تو بپابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ مولوی اسلام کے نادان دوست کیا جانتے ہیں کہ ایسے عقیدوں سے کس قدر عیسائیوں کو مدد پہنچ چکی ہے۔ اب خدا تعالیٰ کوئی نئی عظمت ابن مریم کو دینا نہیں چاہتا بلکہ یہاں تک کہ جس قدر پہلے اس سے حضرت مسیح کی نسبت اطراء کیا گیا ہے وہ بھی خدا کو سخت ناگوار گزرا ہے اور اسی وجہ سے اس کو کہنا پڑا ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ [1]۔ اب آسمان کی طرف